روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 18 اگست 2001ء 27 جمادی الاول 1422 ہجری- 18 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 186

طالبان علم

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت سے لوگ علم حاصل کرنے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے حسن سلوک کرنا۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ جب ایسے طلباء کو دیکھتے تو فرماتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تمہیں مرحبا کہتا ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی الاستیصاء بمن یطلب العلم)

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء

ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے ''Live'' پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر Live نشر ہو گا- خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ حاضرین جلسہ سے تین خطاب فرمائیں گے- اور جلسہ کے آخری دن نویں عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب ہو گی- تمام پروگراموں کی تفصیل درج ذیل ہے-

پہلا دن 24 اگست بروز جمعہ

تقریب پرچم کشائی 4-50 سہ پہر

خطبہ جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 5-00 بجے شام

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

تقریر: محترم نصیر احمد قمر صاحب

عنوان: ملینیئم سکیم اور جماعت کا والہانہ استقبال 8-20 بجے شب

تقریر: محترم نواب منصور احمد خان صاحب

عنوان: مشرقی یورپ میں احمدیت کا روشن مستقبل 8-40 بجے شب

نظم 9-10 بجے شب

تقریر: محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

عنوان: ہستی باری تعالیٰ کے دلائل 9-20 بجے شب

اعلانات 9-50 بجے شب

دوسرا دن 25 اگست بروز ہفتہ

اجلاس اول

تلاوت قرآن کریم و ترجمہ 1-00 بجے دن

نظم 1-10 بجے دن

تقریر: محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب

عنوان: سیرت النبیؐ 1-20 بجے دن

تقریر: محترم منیر الدین شمس صاحب

عنوان: جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن 1-45 بجے دن

نظم 2-00 بجے دن

تقریر: محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب 2-00 بجے دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب 2-45 بجے دن

اجلاس دوم

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 8-20 بجے شب

تیسرا دن 26 اگست بروز اتوار

اجلاس اول جرمن سیشن

استقبالیہ کلمات و تقریر ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (دین حق) مستقبل کا مذہب 1-30 بجے دن

تلاوت قرآن کریم و ترجمہ 2-00 بجے دن

مجلس سوال و جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ 2-00 بجے دن

عالمی بیعت 4-40 سہ پہر

اختتامی اجلاس

تلاوت و ترجمہ 8-00 بجے شب

نظم 8-10 بجے شب

اختتامی خطاب و دعا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: 8-20 بجے شب

ضروری اعلان

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری کے بعد انتقال کے اندراج کے بعد اب موقع پر نشاندہی حاصل کرکے کم از کم چار دیواری تعمیر کریں۔ بدوں قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر [illegible] عمومی سے رابطہ فرمائیں۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ

سرجیکل سپیشلسٹ اور نیوروفزیشن کی آمد

مورخہ 19 اگست 2001ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ اور مکرم رفیق احمد صاحب بشارت نیوروفزیشن مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر)

ضروری اعلان

کسی موصی یا موصیہ کی وفات پر براہ کرم دفتر وصیت کو درج ذیل فون پر اطلاع دی جائے۔

دفتر- 212969

سیکرٹری مجلس کارپرداز- 212650

شعبہ استقبال- 213601

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں انٹر کالج اکیڈمی ربوہ میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔

نمبر 1 کمپیوٹر سائنس لیکچرار تعلیمی قابلیت ایم سی ایس

نمبر 2 کمپیوٹر لیب اسسٹنٹ لیکچرار تعلیمی قابلیت بی سی ایس

نمبر 3 انگلش لیکچرار تعلیمی قابلیت ایم اے انگلش

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 171

1902ء میں دعوت حق کے لئے ایک پر جوش مجلس کا قیام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اجازت سے 1902ء میں دعوت الی اللہ کے لئے ایک پر جوش مجلس کا قیام عمل میں آیا جس کا نام حضور نے ''تحقیق الادیان'' رکھا۔ اخبار ''البدر'' قادیان کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے اس کے تین ابتدائی اجلاسوں کی روداد ہدیہ قارئین کی جاتی ہے فرماتے ہیں:۔

'' احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اپنی اغراض اور مقاصد کی التماس کر کے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماویں چنانچہ اس درخواست پر آپ نے اس کا نام تحقیق الادیان قرار دیا جہاں تک مجھے خیال ہے اس کا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ 1902ء کے آخر میں بیت اقصیٰ میں ہوا تھا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرت مکرم مولانا حکیم نورالدین صاحب سے درخواست کی تھی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کریں اور نیز اس کے قیام اور استحکام کے لئے دعا بھی فرماویں میں بذات خود تو اس مجمع میں شریک نہ تھا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہیں اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ میں بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے واسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانوں کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانوں میں مختلف مذاہب دنیا کے ہیں ان زبانوں کی تحصیل کے بعد پھر مذہبی کتب ان تمام مختلف مذاہب کی دیکھی جاویں اور پھر ان کے اصولوں کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب (-) سے کر کے دیکھا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ میں نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تھی۔ چند ایک نوجوانوں کو منتخب کر کے مختلف زبانوں مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کے واسطے مقرر کیا تھا اور ان کے تمام اخرجات کا کفیل بھی ہوا تھا۔ چونکہ ارادہ الٰہی ..... اس وقت نہ تھا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تھا اس لئے اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسہ ہوئے مگر پھر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام میں مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی رکاوٹیں پیش آ گئیں کہ ایک دو جلسہ ہو کر پھر آخیر اکتوبر 1903ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تھا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ نہ ہوتا تھا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل نہ رہے اور انہوں نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک عملی رنگ میں ہندوستان اور کشمیر اور امریکہ اور یورپ اور افریقہ وغیرہ کے مشہور و معروف ممالک میں پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً کروا دیا اور یہ اس طرح سے ہوا کہ اس جلسہ میں ایک یہ تجویز بھی کی گئی تھی کہ احمدیہ مشن کی (دعوت الی اللہ) رسالوں۔ اشتہاروں اور ٹریکٹوں کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان میں میاں عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نو (احمدی) تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر میں شائع کئے اور ایک انگریزی چٹھی ماسٹر صاحب نے امریکہ یورپ آسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک میں روانہ کی اس انگریزی چٹھی نے مسیح کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا میں پیدا کر دیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سے ایک اعلیٰ عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تھا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیسا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہیں اب اس ماہ نومبر 1902ء میں اس مجمع کے بعض ممبروں کو پھر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو جو امور اس کے اجرا کے مانع ہیں انہیں دور کیا جاوے۔ چنانچہ .... پھر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سیکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع میں تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاویں جو کہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کریں وہ چار ممبر یہ تھے ماسٹر عبدالحق صاحب مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور محمد افضل ایڈیٹر البدر۔ اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر میں بعد نماز عشاء ہوا اور ممبروں کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کاربند ہونا اس مجمع کے ممبروں کا فرض منصبی قرار دیا گیا''

(البدر قادیان 19 دسمبر 1902ء صفحہ 13)

عدالت کے دن مواخذہ کے لائق

1891ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے دعویٰ مسیحیت سے متعلق اپنی پہلی مبسوط اور پر از حقائق و معارف کتاب ''ازالہ اوہام'' جلد 2 صفحہ 828 پر اپنی مخلص جماعت کو پرزور تحریک فرمائی کہ

'' خداتعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں .... جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ''

اس تالیف کی اشاعت کے بعد 20 جولائی 1891ء سے آپ کا مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سے مذاکرہ شروع ہوا جو 31 جولائی تک جاری رہا اور ''الحق'' لدھیانہ کے نام سے شائع ہوا۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب کا حلفیہ بیان ہے کہ

''میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات کی قسم کھا کر ہر جگہ بلکہ بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کے ساتھ حلف اٹھا کر کہہ سکتا ہوں کہ مولوی محمد حسین نے لدھیانہ میں مباحثہ کے ایام میں یہ کہا تھا کہ اگر مرزا کا قرآن سے دعوےٰ ثابت ہو جاوے تو میں ہرگز نہیں ماننے کا۔ بلکہ قرآن کو چھوڑ دوں گا۔ جو مرزا کے دعوے کو سچا کرے۔''

(رسالہ الحق دہلی 19 ستمبر 1915ء ایڈیٹر حضرت میر قاسم علی صاحب تذکرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 330)

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ

صدر انجمن احمدیہ کا یہ اجلاس محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کی وفات پر گہرے رنج کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ مورخہ 18 جولائی 2001ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

آپ سیدنا حضرت مصلح موعود اور حضرت ام طاہر کی صاحبزادی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمشیرہ تھیں۔ بچپن میں ہی والدہ کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئیں۔ اسی زمانہ میں نماز و عبادت کا شوق اور اپنی والدہ مرحومہ کی طرح ہمدردی خلق کے خاص جذبے پروان چڑھے۔

حضرت مصلح موعود نے 1945ء میں اپنے دیگر تین بچوں کے ساتھ خود آپ کے نکاح کا اعلان مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب ابن مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب سے فرمایا۔ سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے جب اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دی تو حضرت خلیفہ ثانی نے آپ کو سندھ میں زمینوں کا نگران مقرر فرمایا۔ نوآبادکاری کے اس ابتدائی مشکل دور میں مرحومہ نے اپنے وقف زندگی شوہر کے ساتھ سندھ میں رہائش پذیر رہ کر نہایت صبر اور ہمت سے یہ کٹھن وقت گزارا۔ اس عرصہ میں آپ نے وہاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کرنے میں بھی بہت محنت سے کام کیا۔

آپ نہایت عبادت گزار، مستجاب الدعوات اور صاحب رویا و کشوف بزرگ تھیں۔ نہایت درویش صفت غریبوں کی ہمدرد اور ان کی بے انتہا خدمت کرنے والی تھیں۔

چنانچہ آپ کی وفات پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مرحومہ دعاؤں کا خزانہ تھیں۔ اور غریبوں اور مساکین کی باقاعدہ سرپرستی کرتی تھیں۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں سے تین بیٹے واقف زندگی ہیں اور جماعت میں نمایاں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ مکرم سید خالد احمد صاحب ناظر مال خرچ ہیں۔ مکرم سید قاسم احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ اور مکرم سید محمود احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان و نائب ناظر اصلاح و ارشاد ہیں۔ اسی طرح بیٹیوں میں سب سے بڑی صاحبزادی امۃ السبوح صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) صدر لجنہ ربوہ کے طور پر خدمات کی توفیق پا رہی ہیں۔

جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ مرحومہ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ، محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب، صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور مرحومہ کے تمام بیٹوں، بیٹیوں، بھائی، بہنوں اور جملہ اقارب سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی اولاد کو ان کی نیکیاں اور خوبیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور ان کے بعد بھی ان کی دعاؤں کے نتیجہ میں افضال کا سلسلہ جاری رکھے اور آپ کو جنت میں اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

اے قادر و توانا! آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی کبھی نہ بھولنے والی دل گداز یادیں

استقامت اور جرات و بہادری کا کوہ گراں، اصولوں اور عہد کی پاسداری

مکرم ناصر احمد ظفر صاحب بلوچ

پہلی زیارت 1947ء

اگرچہ میری پیدائش قادیان کی ہے مگر میں کم عمری میں ہی آبائی وطن ڈیرہ غازی خان چلا گیا- جہاں سے میری واپسی 1945ء کے لگ بھگ ہوئی- دو سال بھی نہ گزرے تھے کہ اگست 1947ء میں آزادی کا نگل بج گیا اور ہندوستان کے بٹوارے کا عمل شروع ہو گیا- ہندوستان بھر میں فتنہ وفساد کی لہریں پھوٹ پڑیں جو علاقے ہندوستان میں رہ گئے ان میں بسنے والے مسلمانوں کا قتل عام شروع ہو گیا- فساد کی آگ تیزی سے قادیان کی طرف بڑھ رہی تھی- اس وقت قادیان سے نکلنا تو کجا اپنے گھروں سے نکلنا بھی جان کی بازی لگانے کے مترادف تھا- ملکی تقسیم اور پھر خدائی تقدیر "داغ ہجرت" کے تابع ہمیں بھی مسیح موعود کی بستی سے ہجرت کرنا تھی- ذرائع آمد ورفت کی کمی اور کئی دیگر اقسام کے تقاضوں کے پیش نظر جماعتی فیصلہ یہ قرار پایا کہ پہلے صرف بچوں، عورتوں اور ضعیفوں کو پاکستان پہنچایا جائے- چنانچہ قادیان سے روانہ ہونے والے غالباً دوسرے قافلہ میں خاکسار بھی اپنے والدین کے ہمراہ تھا- اس وقت میری عمر کوئی 12 سال کے لگ بھگ ہو گی- شدید بارش کے باعث راستہ بہت ہی خراب تھا اور پھر قدم قدم پر سکھوں، ہندوؤں کے علاوہ ڈوگرہ سکھ ملٹری کے حملہ آور ہونے کا خدشہ بھی بڑھتا جا رہا تھا- ہمارا یہ قافلہ قادیان سے روانگی کے قریباً 2-3 گھنٹوں میں بمشکل تین میل کی مسافت طے کرنے کے بعد تتلے والی نہر کی پٹڑی پر پہنچ کر قدرے صاف راستہ میسر آنے کی وجہ سے نسبتاً رفتار پکڑ ہی رہا تھا کہ اچانک تمام قافلہ جو قریباً 25-26 ٹرکوں اور بسوں پر مشتمل تھا، روک دیا گیا- ہر شخص پریشانی کے عالم میں مختلف قیاس آرائیاں کرنے لگا کہ صاف راستہ آجانے کے باوجود قافلہ کو کیوں روک دیا گیا ہے-

ہم لوگ ایک ٹرک کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے- اچانک ہمارے ٹرک کے قریب ایک انتہائی خوبصورت نوجوان موٹی آنکھیں، کشادہ پیشانی، سرخ وسفید رنگت، چہرہ گلاب کے پھول کی طرح روشن، متناسب قدوقامت آ کھڑا ہوا-

اس نوجوان کے حسن وجمال اور خوبصورتی کی عکاسی کسی حد تک یہ شعر کرتا ہے ؎

آنکھیں کہ جیسے نور کی ندی چڑھی ہوئی
چہرہ کہ جیسے پھول کھلا ہو گلاب کا

آپ نے گرجدار اور بارعب آواز میں خاکسار کے والد محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب سے استفسار فرمایا "ظفر محمد صاحب! آپ کدھر؟" یعنی منشاء یہ تھا کہ قافلوں میں تو صرف عورتیں بچے اور ضعیف لوگ جا رہے ہیں- آپ تو جوان ہیں آپ کس طرح جا رہے ہیں-

اس پر والد صاحب مرحوم نے ایک جماعتی خط دکھایا جس پر لکھا تھا کہ ان کو ضروری جماعتی فریضہ کی ادائیگی کیلئے بھجوایا جا رہا ہے- اس خط کو پڑھتے ہی آپ نے متبسم چہرہ کے ساتھ جانے کی اجازت عطا فرما دی-

جب وہ خوبصورت اور حسین نوجوان ہمارے سے پچھلے ٹرک کی چیکنگ کے لئے گئے تو خاکسار نے اپنے والد صاحب سے دریافت کیا کہ یہ نوجوان کون صاحب تھے- اس پر والد صاحب محترم نے فرمایا یہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ہیں- جو قافلہ کی حفاظت کے نقطہ نگاہ سے قادیان سے ہی قافلے کے آگے پیچھے جیپ پر ساتھ آ رہے ہیں-

حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی یہ پہلی زیارت تھی جس نے میرے دل میں انکی غیر معمولی جرأت اور احباب جماعت سے والہانہ محبت کے انمٹ نقوش چھوڑے- جو تا زیست زندہ و تابندہ رہیں گے-

آج میں سوچتا ہوں تو حضرت میاں ناصر احمد صاحب کی بہادری اور دلیری پر حیران ہوتا ہوں کہ اس پر آشوب دور میں جب کہ قدم قدم پر موت منہ کھولے کھڑی تھی- حضرت صاحبزادہ صاحب کس جرأت اطمینان اور تسلی سے جیپ پر سوار ہو کر قافلوں کی نگرانی فرما رہے تھے-

پہلی ملاقات

تعلیم الاسلام کالج کی لاہور سے ربوہ منتقلی کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کالج اور دیگر جماعتی مصروفیات کے باوجود ربوہ کے اطراف کے غیر از جماعت احباب سے ذاتی رابطہ اور تعلق کو بھی خصوصی اہمیت دیتے تھے- 1959ء میں جب بنیادی جمہوریت کے انتخابات ہوئے تو ربوہ سے باہر حضرت میاں صاحب کی زیادہ تر توجہ کا مرکز احمد نگر تھا- آپ اکثر فرمایا کرتے تھے احمد نگر ربوہ کا صدر دروازہ ہے- جسے ہر لحاظ سے مضبوط ہونا چاہئے- اسی پس منظر میں احمد نگر کے حلقہ سے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کو بنیادی جمہوریت کے انتخابات میں حصہ لینے کی ہدایت کی اور انکی کامیابی کیلئے خصوصی توجہ بھی کی گئی- چنانچہ حضرت مولانا احمد نگر کی یونین کونسل کے بی ڈی ممبر منتخب ہو گئے-

بعد میں تعلقات کی وسعت حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس علاقہ کے لوگوں کی سماجی اخلاقی اور روحانی تربیت کی طرف توجہ مرکوز کرنے کا باعث بن گئی- چونکہ جماعت احمدیہ خالصتاً مذہبی جماعت ہے اس لئے آپ کا اس علاقے کی سیاست سے تو کوئی سروکار نہیں تھا- لیکن علاقہ کے معززین کا سماجی تعلق حضرت صاحبزادہ صاحب سے دن بدن بڑھتا گیا- یہاں کے سرکردہ لوگوں نے آپ کے قریبی روابط تھے- آپ ان لوگوں سے ہمیشہ مخلصانہ اور مشفقانہ ہمسائیگی کا حق ادا کرنے کی سعی فرماتے تھے-

حضرت میاں صاحب چاہتے تھے کہ ربوہ کے ہمسایہ ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ یہ لوگ بھی زندگی کے ہر میدان میں ترقی پائیں- اس پس منظر میں حضرت میاں صاحب کے نافع الناس وجود نے باوجود اپنی گوناگوں تعلیمی ودینی مصروفیات کے رابطہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی فرماتے اور ایسے لوگوں کی دلداری تادم آخر فرماتے رہے-

آپ ہر معاملہ میں خالصتاً دینی اور اخلاقی نقطہ نظر سے ان لوگوں کی عمومی فلاح وبہبود کیلئے کوشاں رہتے- 1960ء کی بات ہے کہ آپ نے اپنی غیر معمولی مصروفیات کے پیش نظر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف دفتر انصاراللہ، جو ان دنوں احمد نگر میں مقیم تھے، سے کہا کہ آپ مجھے کسی ایسے مخلص، سوشل اور سماجی ذہن رکھنے والے احمدی نوجوان کے بارہ میں بتائیں جو اس علاقہ اور ماحول سے بھی واقفیت رکھتا ہو تا کہ وہ میری ہدایات کے مطابق اس علاقہ کے لوگوں سے رابطہ اور تعلق کا فریضہ خوبی انجام دے سکے- یہ میری خوش قسمتی تھی کہ موصوف نے اس کام کے لئے خاکسار کا نام پیش کیا- جس پر آپ نے فرمایا اس کو کل گیارہ بجے میرے پاس کالج کے دفتر میں بھجوا دیں-

خاکسار حسب ارشاد وقت مقررہ پر حاضر خدمت ہوا- حضرت صاحبزادہ صاحب چونکہ میرے والد محترم کے شفیق اور مہربان دوست ہونے کے ساتھ ساتھ ہم مکتب بھی تھے اس لئے آپ نے خصوصی شفقت فرمانے کے علاوہ اس علاقہ اور ماحول کے بارہ میں عموماً اور احمد نگر کے بارہ میں خصوصاً گفتگو فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ میں چونکہ کافی مصروف رہتا ہوں- آپ اس علاقہ کے لوگوں سے متواتر رابطہ رکھیں- نیز اس علاقہ کے لوگوں کے مسائل سے مجھے آگاہ کرتے رہیں-

اس دن سے لیکر مئی 1982ء تک خاکسار کو مسلسل حضور کی زیر ہدایات خدمات سرانجام دینے کی توفیق اور اعزاز ملتا رہا- اس کے علاوہ بے شمار مواقع ایسے بھی نصیب ہوئے کہ حضور کے ساتھ علاقہ کے غیر از جماعت معزز دوستوں کے ہمراہ ملاقات کا شرف حاصل ہوتا رہا- آپ منصب خلافت پر فائز ہونے سے قبل اس علاقہ کے بااثر مقامی راہنماؤں کی خواہش پر ان کی راہنمائی فرماتے

رہے۔ آپ کے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد بھی ان معززین کو آپ کی شفقت اور رہنمائی حاصل ہوتی رہی۔ علاقہ کے ان سیاسی اور غیر سیاسی لوگوں کی ملاقات کے دوران حضور باوجود اپنی انتہائی دینی و جماعتی مصروفیات کے، ان لوگوں کے ساتھ شفقت اور ہمدردی اور دلداری کا سلوک فرماتے رہے۔ علاقہ بھر کے مخالف اور موافق سرکردہ راہنما سیاسی لحاظ سے باہم مخالف ہونے کے باوجود آپ پر اعتماد رکھتے اور آپ کی رائے اور آپ کے مشورے کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آپ کا ان کے ساتھ نہایت بے لوث اور غیر جانبدارانہ تعلق تھا۔

1953ء میں گرفتاری

خادموں پر شفقت

1953ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس سلسلے میں حضور فرمایا کرتے تھے کہ میرا لاہور میں قیام تھا۔ گھنٹی بجی میں باہر آیا دیکھا تو پولیس اور انتظامیہ وغیرہ کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم آپ کو لینے آئے ہیں۔ میں نے بلا توقف کہا۔ دو منٹ میں آیا۔ میں نے کپڑے بدلے اور ان کے ساتھ چل دیا۔

جیل میں سپیشل کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ میں نے کہا میں قیدی ہوں اس لئے میں خوشی سے وہی کھانا کھاؤں گا جو دیگر قیدی بھائی کھاتے ہیں۔ البتہ اگر ممکن ہو تو پودینے کے چند پتے ساتھ دے دیا کریں۔

حضور انتہائی غریب پرور تھے۔ جس سے ایک دفعہ تعلق قائم ہو گیا اس کو عمر بھر نبھایا۔ جیل میں حضرت میاں صاحب کا جو مشقتی تھا وہ آپ کی بہت خدمت کرتا تھا۔ حضور نے رہائی کے بعد نہ صرف اس سے رابطہ رکھا بلکہ ہمیشہ اس کی دلداری کے اسباب فرماتے رہے۔ اس کی وفات کے بعد اس کی اولاد پر بھی دست شفقت رکھا۔

حضور کی اپنے ملازمین پر شفقت کا اظہار اس طرح بھی ہوا کہ حضور کے احمد نگر کی زرعی زمین پر جو غیر احمدی ملازم تھے، تنخواہ کے علاوہ ان کی خوشی غمی میں مکمل سرپرستی فرمائی۔ حتیٰ کہ ایک دیرینہ خادم کو مستقل رہائش کی سہولت فراہم کی اس کی بیٹی کی شادی پر غیر معمولی تعاون فرمایا۔

ایک دفعہ حضور نے ایک اہم کام کی تکمیل کا ارشاد فرمایا۔ اس سلسلہ میں جو وفد تھا اس نے واپسی پر حضور کی خدمت میں رپورٹ عرض کی اور اجازت لے کر نیچے آئے تو مکرم بہادر شیر صاحب مرحوم دوڑے آئے اور کہا کہ حضور کا ارشاد ہے افطاری کا وقت ہے۔ سب دوست روزہ کھول کر جائیں۔ حضور نے افطاری کا پر تکلف سامان اپنے کچن سے بھجوایا۔ اللہ اللہ یہ محبت اور یہ شفقت اپنے خادموں کے ساتھ!!

مکرم مہر سکندر حیات صاحب لالی کے تاثرات

میری دلی خواہش تھی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جنہوں نے ایک لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور پرنسپل خدمات جلیلہ سرانجام دی ہیں۔ جس کی بدولت اس کالج نے باوجود انتہائی نامساعد حالات کے ملک بھر میں ممتاز مقام حاصل کیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں ان کے شاگردوں کے تاثرات قلمبند کئے جائیں۔ چنانچہ ایک دن سرراہ مہر سکندر حیات صاحب جو چیئرمین مارکیٹ کمیٹی بلدیہ لالیاں رہے سے ملاقات ہوئی جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگردوں میں سے ہونے کے علاوہ اس علاقہ کے انتہائی معزز اور بااثر خاندان کے چشم و چراغ بھی ہیں۔ میں نے ان سے انٹرویو کی خواہش کا اظہار کیا کہ اس سلسلہ میں میں لالیاں کب حاضر ہوں؟ لالی صاحب بلا توقف فرمانے لگے میں تو اپنے آپ کو اس قابل قطعاً نہیں سمجھتا کہ اس محسن اور شفیق استاد کی عظیم تعلیمی خدمات کے بارہ میں کچھ عرض کروں لیکن اگر آپ مجھے یہ عزت بخشنا چاہیں تو اس سے بڑی سعادت میرے لئے اور کیا ہو سکتی ہے لیکن ایک شرط ہے کہ آپ کو پابندی کرنی ہوگی۔ میں نے دریافت کیا وہ کون سی۔ فرمانے لگے وہ یہ کہ اس سلسلہ میں آپ لالیاں نہ آئیں بلکہ میں خود ربوہ حاضر ہوں گا۔ کیونکہ میرے ساتھ میرے عظیم استاد محترم کی جو خصوصی شفقت تھی اس کا حق یہ ہے کہ میں خود چل کر آپ کے پاس ربوہ آؤں جہاں سے میں نے اپنے پیارے استاد کا پیار اور شفقت پائی۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اگر مجھے اس سلسلہ میں سینکڑوں مرتبہ بھی ربوہ آنا پڑے تو پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ان کا خلوص اور اصرار میری درخواست پر غالب آیا۔ چنانچہ وہ اس سلسلہ میں ایک بار نہیں متعدد مرتبہ غریب خانہ پر ربوہ تشریف لائے لیکن حسن اتفاق سے ہماری ملاقات نہ ہو سکی۔ ایک دن جناب لالی صاحب نے صبح سویرے ہی آپکڑا اور فرمانے لگے کہ آج میرا چھاپہ کامیاب رہا ہے............ آیئے ہم اپنے شفیق استاد کا ذکر خیر کریں جنہوں نے اس پسماندہ علاقہ میں نہ صرف علم کی شمع روشن کی بلکہ یہاں کے لوگوں کی لاتعداد سماجی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔ فرمانے لگے۔

گاہے گاہے باز خواں این قصہ پارینہ را

وہ یہ باتیں بڑے خلوص، محبت اور پرانی یادوں میں ڈوب کر کہہ رہے تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ میرا فرض اور خواہش یہ تھی کہ لالی صاحب کا انٹرویو کیا جائے لیکن ادھر لالی صاحب نے اپنے خلوص کے باعث معاملہ بالکل برعکس کر رکھا ہے۔ میں نے ان کے خلوص، عالی ظرفی اور وسیع النظری کی داد دینی چاہی تو فرمانے لگے یہ سب کچھ میرے استاد محترم کی مقناطیسی شخصیت اور پیار کا نتیجہ ہے۔

اس کے بعد خاکسار نے ان سے اپنے تاثرات ریکارڈ کرانے کے بارہ میں عرض کیا تو فرمانے لگے مجھے تو ان کی ہمہ صفت اور انتہائی ارفع و اعلیٰ شخصیت کی وجہ سے یہ سمجھ ہی نہیں آرہی کہ میں ان کا ذکر خیر کہاں سے شروع کروں۔ لہٰذا آپ سوالوں کی صورت میں میری اعانت کریں تاکہ میں اس کے مطابق اپنا مافی الضمیر کماحقہ ادا کر سکوں چنانچہ میں نے سلسلہ گفتگو کا آغاز یوں کیا:

ظفر:۔ آپ تعلیم الاسلام کالج میں زیر تعلیم رہے ہیں اور آپ کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی شاگردی کا اعزاز بھی حاصل رہا ہے۔ آپ بطور پرنسپل کیسے تھے؟

لالی صاحب:۔ میں واقعی خوش قسمت ہوں کہ مجھے محترم صاحبزادہ صاحب کے وقت میں کالج میں زیر تعلیم رہنے کا اعزاز حاصل رہا بلکہ میں تو یوں کہوں گا کہ مجھے تو مزید یہ شرف بھی حاصل رہا کہ میں آپ کے منظور نظر شاگردوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ (نہایت بے انصافی ہوگی اگر میں اس وقت اپنے قابل صد احترام ماموں جان مہر محمد اسماعیل صاحب لالی کا ذکر نہ کروں کہ جن کے باعث حضرت صاحبزادہ صاحب کی شفقت میں مزید اضافہ ہوا)۔ جہاں تک آپ کا بطور پرنسپل تعلق ہے اس سوال کو اگر اس علاقہ میں ربوہ کے نئے قیام اور خصوصاً 1953ء کے حالات کے پس منظر میں دیکھا جائے تو ان حالات میں آپ کی کامیابی معجزہ سے کم نہیں۔ یہ محض آپ کی خداداد صلاحیت کا نتیجہ تھا کہ چند سال میں اس کالج کا مقام پاکستان میں نمایاں ہو گیا نہ صرف تعلیم بلکہ میدان کھیل میں بھی نمایاں پوزیشنیں حاصل کیں۔ مثلاً کشتی رانی میں پاکستان ونر۔ کبڈی، فٹ بال میں زونل چیمپین اور باسکٹ بال میں تو اس کی کارکردگی ہمیشہ منفرد رہی۔ لیکن ان تمام باتوں سے بڑھ کر آپ کی بطور پرنسپل یہ نمایاں خوبی تھی جو کسی اور میں دیکھنے میں نہیں آئی کہ آپ اپنے آپ کو صرف کالج اوقات میں پرنسپل نہیں سمجھتے تھے بلکہ چوبیس گھنٹے ہر طالب علم کی تعلیمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کی طرف نگاہ رکھتے تھے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کالج میں دینیات کا مضمون لازمی تھا جب کہ بورڈ میں یہ مضمون تھا ہی نہیں اور ایسے ہی آپ اس امر کی طرف خصوصی توجہ دیتے کہ ہر طالب علم باقاعدگی سے اپنے اپنے عقائد کے مطابق نماز ادا کرے۔ اس سے ان کی دین سے عقیدت اور طلباء کی روحانی ترقی کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ ایک امر جس سے میں نے بے حد اثر لیا وہ یہ کہ کالج میں آپ کی ہر جہت سے ہر چیز پر مضبوط گرفت تھی لیکن کسی بھی طالب علم کو گھٹن کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ آپ کے حسن انتظام ہی کا یہ ثمرہ تھا کہ طلبہ اور اساتذہ میں مکمل ہم آہنگی تھی۔

ظفر:۔ جیسا کہ آج کل کالجوں میں دھاندلی اور بدمزگی دیکھنے میں آتی ہے کیا آپ کے دور میں بھی ایسا ہی تھا؟

لالی صاحب:۔ ہمارے وقت میں کبھی بھی کسی قسم کی مذہبی، سیاسی، لسانی، گروہی کوئی بھی بدمزگی پیدا نہیں ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ یونین کے انتخابات کے دوران بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا تھا حالانکہ طلباء مختلف مذہبی فرقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن انتخابی مہم کبھی بھی مذہبی بنیادوں کے گرد نہیں چلتی تھی۔ نہ ہی کالج کے اساتذہ کرام کے رویہ سے کبھی اس کا اظہار ہوتا تھا۔ ان تمام کامیابیوں کا مکمل سہرا اس مقتدر بارعب لیکن ہر دلعزیز نورانی شخصیت حضرت صاحبزادہ صاحب کے سر تھا۔

ظفر:۔ لالی صاحب آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارہ میں مقتدر اور بارعب کے جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کیا یہ رعب اور اقتدار پرنسپل صاحب اور طلباء کے درمیان حائل تو نہیں تھا؟

لالی صاحب:۔ آپ شاید بھول گئے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ ہر دلعزیز کا لفظ بھی استعمال کیا ہے اور اب بھی میں یہ کہوں گا کہ وہ انتہائی بارعب ہونے کے باوجود انتہائی ہر دلعزیز بھی تھے۔ آپ طلباء میں ہمیشہ گھل مل کر رہنے کو پسند فرماتے تھے بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ آپ کی محبت اور شفقت کے نتیجہ میں طلباء آپ سے ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے مزاح بھی کر لیتے تھے جسے آپ برا محسوس نہیں فرماتے تھے ایک واقعہ مجھے آج تک یاد ہے کہ محترم میاں صاحب کی ایک پرانے ماڈل کی مورس کار ہوا کرتی تھی۔ ہمارے کالج میں ایک مشاعرہ ہوا۔ اس مشاعرہ میں آپ بنفس نفیس رونق افروز تھے۔ ایک طالب علم نے ایک نظم پڑھی جس کا عنوان تھا، ہمارے میاں صاحب کی پھٹ پھٹ پھٹ، ایک شعر ملاحظہ ہو:۔

چلتی ہے ایک میل کھاتی ہے دو من پٹرول
ہمارے میاں صاحب کی پھٹ پھٹ پھٹ

جب یہ اشعار پڑھے جا رہے تھے اس وقت میاں صاحب کے چہرے پر پھولوں کی سی مہک اور حقیقی مسکراہٹ جو ہم نے دیکھی وہ ہمیں تازندگی نہیں بھولے گی۔

ظفر:۔ لالی صاحب آپ اپنے کالج کے دوران کا کوئی ناقابل فراموش واقعہ سنا سکتے ہیں؟

باقی صفحہ 7 پر

رموز کائنات

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

کائنات کی بنیادی اینٹ

اس وسیع و عریض کائنات کی تعمیر میں استعمال ہونے والی اگر بنیادی اینٹ پر ذرا ٹھہر کر غور کیا جائے تو پاگل ہی ہوگا وہ انسان جو یہ کہے کہ یہ دنیا خود بخود پیدا ہو گئی ہے اور اس کا خالق کوئی نہیں ہے۔ جتنا کوئی بڑا تعمیراتی منصوبہ ہو اتنا ہی اس کی پلاننگ نہایت سوچ سمجھ کر کی جاتی ہے۔ اسے نہایت ٹھوس اصولوں پر استوار کیا جاتا ہے اور انتہائی قابل اعتماد میٹیریل اس کی تعمیر میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس منصوبے کی تکمیل کے بعد اسے دیکھنے والے اس منصوبے کے خالق کی تعریف کرتے ہیں اور اس کی ذہانت اور عظمت کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن جب کوئی منصوبہ اتنا عظیم ہو کہ ہر لحاظ سے انسانی پہنچ سے بہت بالا دکھائی دے اور یہ بات اظہر من الشمس نظر آئے کہ کسی ذہین سے ذہین دماغ۔ عظیم سے عظیم شخص سے بھی یہ کام ناممکن ہے تو اس سے یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ اس عظیم الشان منصوبے کا خالق کوئی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہ خود بخود ہی بن گیا ہے۔ اس سے زیادہ احمقانہ تصور اور کیا ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے کاموں کے کرنے کیلئے تو کسی فاعل کا ہونا ضروری ہے لیکن جب کوئی بہت بڑا عظیم الشان کام جو انسانی صلاحیتوں سے بالا نظر آئے سامنے آئے تو کہہ دیا جائے کہ اس کا خالق کوئی نہیں۔ یہ اپنے آپ ہی بن گیا ہے۔ گویا کسی ایک مضمون کو لکھنے کیلئے تو کسی آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے خیالات کو سوچے اور فقرے بنائے لیکن جب کوئی عظیم الشان ادبی تخلیق سامنے آئے تو کہہ دیا جائے کہ یہ کسی انسان کے بس کا روگ نہیں ہے اس لئے خود بخود ہی پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی جائے عقلمندی کی بات تو یہ ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ چونکہ یہ کسی انسان کے بس کا روگ نہیں ہے اس لئے یہ کسی وراء الوریٰ ہستی نے جو انسان سے بہت بالا ہے اسے پیدا کیا ہے۔ مثلاً قرآن کریم یا کسی اور الہامی کتاب میں آئندہ زمانے کے بارے میں ٹھیک ٹھیک پیشگوئیوں کے بارے میں پڑھ کر اس سے یہ نتیجہ تو نہیں نکالا جا سکتا کہ چونکہ انسان ایسی پیشگوئیاں کرنے پر قادر نہیں ہے اسلئے یہ کتاب کسی انسان کی تحریر کردہ نہیں ہے۔ لہٰذا یہ خود بخود ہی پیدا ہو گئی ہے۔ بلکہ یوں کہنا درست ہوگا کہ یہ کسی عالم الغیب ہستی کی پیدا کردہ کتاب ہے۔ بالکل یہی چیز ہماری کائنات کی عمیق در عمیق وسعت اور اس کی تہہ میں کار فرما قوانین پر لاگو ہوتی ہے۔ اور بے اختیار زبان سے اس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان کائنات کو پیدا کرنے والی کوئی ہستی ضرور موجود ہے اور وہ ہستی ہے بھی بہت بلند و بالا۔ انسانی تصور سے بھی ارفع و اعلیٰ۔

تصویر کے دو رخ

ایک طرف تو اس کائنات کی وسعت اور اس میں پھیلے پڑے عجائبات کو دیکھ کر عقل چکرا جاتی ہے اتنی بڑی ہماری زمین اور لاکھوں زمینوں کے مجموعی حجم سے بڑا ہمارا سورج اور لاکھوں ہمارے سورجوں کے مجموعی حجم سے بڑے سائز کے کھربوں کھرب دوسرے سورج اور ان سورجوں کے جھرمٹ سے بننے والی کہکشائیں جن میں سے ایک ایک کا حجم اتنا بڑا کہ اس کو میلوں کی اکائی میں بیان کرنے کے لئے ہماری گنتی میں کوئی ہندسہ ہی نہیں ہے اور ہماری نزدیک ترین کہکشاں کا صرف قطر ہی لاکھوں نوری سال کا ہے اور آگے پھر ان کہکشاؤں کے جھرمٹ۔ الامان والحفیظ اور کائنات میں ہمارے سورج ایسے ستاروں کی تعداد زمین پر پائے جانے والی ریت کے ذرات کے برابر اور بایں ہمہ کسی بھی دو سورجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا کہ ہر ایک سورج خلائے بسیط میں یوں یکہ و تنہا کھڑا ہے۔ جیسے ہزاروں میل وسیع و عریض سمندر کے عین وسط میں اکیلا بحری جہاز۔ یہ ہے ہماری کائنات کی وسعت اور عظمت۔ اور جب تصویر کے دوسرے رخ کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی چکرا دینے والا ہے۔ اتنی وسیع و بسیط کائنات کی تعمیر میں جو اینٹیں استعمال ہوئی ہیں اور جس توانائی کے مصالحہ سے ان اینٹوں کو باہم پیوست کیا گیا ہے وہ اتنا منظم اور ٹھوس عمل ہے کہ ہو نہیں سکتا اس کے پیچھے کوئی انتہائی حکیم و خلاق ہستی کام نہ کر رہی ہو۔ اس قدر ان گنت قوانین قدرت باہم نہایت احسن طریق سے مربوط اتنے تسلسل سے عمل پیرا ہیں کہ ممکن نہیں کسی کی کارکردگی میں سر مو فرق آنے پائے۔ اور مختلف حالات اور ضرورتوں کے تحت کئی قوانین مل کر نئے قوانین کو جنم دیتے چلے جاتے ہیں۔ مختلف خواص مل کر نئے خواص کی نئی نئی اشیاء بناتے چلے جاتے ہیں اور سب اشیاء کو کنٹرول کرنے والے غیر مبدل۔ کبھی خطا نہ کرنے والے اپنے اٹل قوانین قدرت۔ خرد حیران و ششدر ہے۔ حیرت سے منہ کھلا ہے کہ کیسی اکمل و اتم صناعی ہے۔ کیا کبھی اپنے آپ ہی پیدا ہو جانے والا منظر ایسا بھی ہوا ہے؟ کسی عمارت کو ترتیب سے بنانے کے لئے معماروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی کسی مکان کو بلڈوزر سے دھکا دے کر گرانے یا بم سے دھماکہ کرنے کے نتیجہ میں بھی کوئی ترتیب۔ تسلسل یا نظم و ضبط پیدا ہوتا دیکھنے میں آیا ہے؟ اپنے آپ تو صرف کھنڈر پیدا ہو سکتا ہے۔ آیئے ذرا نگاہ دوڑائیں کہ اتنے وسیع و بسیط جہان کو پیدا کرنے کے لئے جو بنیادی اینٹیں استعمال ہوئی ہیں وہ کیا ہیں۔

ایٹم کی اندرونی ساخت

یہ بنیادی اینٹ ایٹم ہے جو کسی مادے کی چھوٹی سے چھوٹی شکل ہو سکتی ہے۔ جس طرح کوئی عمارت اینٹوں کی اکائی سے باہم ملنے سے بنتی ہے اسی طرح کائنات کی ہر چیز ایٹم کی اکائی سے جنم لیتی ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ اگر ہم کسی بھی مادی چیز کو ٹکڑوں میں بانٹنے لگیں تو ہوتے ہوتے ایک وقت آئے گا جب اس چیز کا اتنا چھوٹا ٹکڑا ہو جائے گا کہ اب اس کو مزید چھوٹا نہیں کیا جا سکتا۔ یہ چھوٹے سے چھوٹا ممکن ٹکڑا ایٹم کہلاتا ہے۔ اور یہ وہ اینٹیں ہیں جن کے ملنے سے یہ پوری کائنات بنی ہے۔ دنیا جہان کی ہر چیز انہی بنیادی اینٹوں کے ملنے سے معرض وجود میں آتی ہیں۔ لیکن مادے کے اس آخری چھوٹے سے چھوٹے ذرے کے اندر ایک دنیا آباد ہے۔ جہاں انتہائی مربوط اور منظم قوانین عمل پیرا ہیں اور جہاں سے اس کائنات کی تمام توانائی اور عظمت پھوٹتی ہے۔ اور خدائے واحد و یگانہ کی وحدانیت کا زبردست ثبوت اس ایٹم کے اندر اس کی ساخت میں موجود ہے۔ وہی کائنات میں موجود ستاروں کا باہم جھرمٹ بنانا۔ اور ایک دوسرے کے گرد گردش کرنا اور پھر ان کے درمیان میں انتہائی وسیع و عریض خلا اور فاصلے یہ سب تصویر ہمیں ایٹم کے معمولی ذرے کے اندر بھی پوری طرح نظر آتی ہے۔ ذرا غور فرمایئے کائنات کی وسعت اور ستاروں کا حجم اور ایٹم کا سائز اور اس کے اندر کی دنیا اور دونوں کے نظام میں حیرت انگیز مماثلت۔ کیا یہ چیزیں خالق حقیقی کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے تخلیق کردہ معلوم نہیں ہوتی؟ سینکڑوں سال سے سائنسدان ایٹم کے اندر کے مرکزے کو سورج اور اس کے گرد گردش کرنے والے الیکٹرانوں کو سیاروں سے تشبیہ دیتے چلے آئے ہیں جو سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔

ایٹم کا حجم

جس طرح ایٹم کے سائز کی کائنات کے سائز سے کوئی مطابقت نہیں ہے اسی طرح ایٹم کے اندر کی حرکات کائنات کے اجرام کی حرکات سے پوری مماثلت نہیں رکھتیں۔ ایٹم کا مرکزہ ایک سورج کی طرح نہیں ہے بلکہ دو ذرات کا باہم پیوست ہو کر ایک گروپ بنانا ہے۔ یہ دو ذرات پروٹان اور نیوٹران ہیں جن کی تعداد ایک دوسرے سے مختلف ہے اور یہ دونوں ایک گروپ میں ہونے کے باوجود باہم متحرک بھی ہیں۔ اسی طرح اس مرکزے کے ارد گرد گردش کرنے والے الیکٹران سورج کے سیاروں کی طرح ہمیشہ ایک ہی مدار پر گردش نہیں کرتے بلکہ مدار کو تبدیل کرتے رہتے ہیں اور بے تحاشا تیزی کے ساتھ جدھر کو چاہا منہ اٹھا کر گھومتے رہتے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے آیئے کائنات کی متذکرہ بالا وسعت کے بالمقابل ایٹم کی دماغ کو چکرا دینے والی مختصر دنیا پر ایک نگاہ ڈالیں۔ صانع کامل تو وہی ہوتا ہے جو بڑی سے بڑی چیز سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل کی صناعی پر پورا عبور رکھتا ہو۔ ہم نے کائنات کی وسعت کی صورت میں خالق اکمل کی تخلیق کا ایک پہلو دیکھا۔ دوسرا پہلو ایٹم اور اس کی اندرونی دنیا کا انتہائی چھوٹا ہونا ہے۔ سب سے پہلے دیکھتے ہیں ایٹم کے سائز کو۔ اگر ہم انسان کے سر کے بال کو ایک سرے سے بال کی موٹائی کے برابر کاٹیں جس سے وہ برابر لمبائی چوڑائی کا ایک گولہ سا بن جائے تو اس کا سائز کیا ہوگا؟ یہی نا سوئی کی نوک کے قریب قریب۔ ہم نے اوپر ایٹم کی تعریف یہ کی تھی کہ مادے کا وہ چھوٹے سے چھوٹا ذرہ جس کو آگے مزید دو حصوں میں تقسیم نہ کیا جا سکے۔ آپ متذکرہ بالا بال کے نظر نہ آسکنے والے گولے کو مزید حصوں میں تقسیم کرنا شروع کریں یہاں تک کہ آپ اس کے دس لاکھ حصے کر دیں اب ان حصوں میں سے ایک لیں تو ابھی بھی وہ ایٹم سے بڑا ہوگا۔ اتنے چھوٹے ذرے کو آپ شیشے کی طاقتور سے طاقتور دوربین سے بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا دھبہ جو ہم شیشہ کی طاقتور ترین دوربین سے دیکھ سکتے ہیں وہ 10 ارب ایٹموں کا مجموعہ کے برابر ہوگا۔ ایٹم اور اس کی اندرونی دنیا دیکھنے کے لئے الیکٹران دوربین استعمال ہوتی ہے۔

ایٹم کی اندرونی دنیا

ایٹم ایک بہت بڑے اندر سے خالی گول کمرے کی طرح ہے جس کے مرکز میں پروٹان اور نیوٹران جو ایٹم کے دو اجزا ہیں باہم لپٹے ہوئے موجود ہیں۔ ایک تیسرا جزو الیکٹران ہے جو اس کمرے کی باہر کی چار دیواری کے ساتھ ساتھ بڑی تیزی کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ اتنی تیزی کے ساتھ کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک سیکنڈ کے دس لاکھویں حصہ میں الیکٹران اس چار دیواری کے اندر کئی ارب چکر مکمل کر لیتا ہے۔ جس طرح نہایت تیزی کے ساتھ گھومنے والے پنکھے کے پر ہمیں نظر نہیں آتے۔ بس ایک غبار سا معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح الیکٹران دوربین سے مرکزے میں پروٹان اور نیوٹران تو نظر آتے ہیں لیکن الیکٹران صرف ایٹم کے باہر کی دیوار کے ساتھ ایک غبار کی صورت میں نظر آتے

ہیں۔ایک ایٹم کے اندر مختلف چیزوں کے ایٹم کے حساب سے مختلف تعداد میں پروٹان اور نیوٹران ہوتے ہیں۔کیونکہ دنیا کی ہر مادہ چیز ایٹموں کا مجموعہ ہے مثلاً دنیا کا سب سے وزن میں ہلکا مادہ ہائیڈروجن ہے اس کے ایٹم میں ایک پروٹان اور ایک نیوٹران ہے جب کہ سب سے وزنی مادہ یورینیم ہے جس میں 92 پروٹان اور 146 نیوٹران ہیں۔ الیکٹران کی تعداد پروٹان کے برابر ہوتی ہے۔اتنی بڑی تعداد میں اتنے چھوٹے سے ایٹم میں اتنی زیادہ تیز رفتاری سے الیکٹران کے گردش کرنے نیز پروٹان اور نیوٹران کے گچھے کے مرکز کے اندر حرکت کرنے کے باوجود ان میں کبھی تصادم نہیں ہوتا حالانکہ الیکٹران صرف ایک رخ پر نہیں گھومتے بلکہ چاروں طرف مدار تبدیل کرتے رہتے ہیں۔یہ صرف الیکٹران کی تیز گردش کی وجہ ہے کہ ہمیں ہر چیز ٹھوس نظر آتی ہے ورنہ ہر چیز کے ایٹم کے اندر ایک وسیع خلا ہے جس میں درمیان میں صرف تھوڑا سا نیوٹران اور پروٹان کا مادہ موجود ہے۔یوں سمجھیں کہ اگر 4 میل قطر کا ایک وسیع وعریض دائرہ کھینچیں اور اس کو ہائیڈروجن کے ایٹم سے تشبیہ دیں تو اس کے اندر پروٹان اور نیوٹران کے مرکزے کا سائز ٹینس کے گیند کے برابر ہوگا۔باقی سب خلا ہوگا۔ ہوئی نا وہی بات خلا میں موجود ستاروں کے اردگرد خلا والی۔گویا اس کائنات میں اور اس حوالے سے ہماری زمین پر بھی اتنی بے شمار ٹھوس چیزیں موجود ہونے کے باوجود ان تمام اشیاء میں مادے کی نسبت خلا کی مقدار کروڑوں گنا ہے جس طرح روئی سے بھرے ہوئے ایک بڑے ہال کمرے کی روئی کو مشین سے پریس کر کے ایک چھوٹے سے گھٹے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے کیونکہ روئی کے اندر کی خالی جگہ دب کر کم ہو جائیگی۔اسی طرح دنیا کی ہر چیز دب کر بہت کم جگہ میں سما سکتی ہے۔اور یہی راز ہے اوپر خلا میں پائے جانے والے بلیک ہول کا جس میں سورج کے دھماکہ سے تباہ ہو جانے کے بعد اس کی بے انتہا کشش ثقل کے باعث اس کا باہر کا مادہ دب کر انتہائی چھوٹی جگہ میں سما جاتا ہے اور اتنا ٹھوس ہو جاتا ہے کہ اس کی اندرونی روشنی بھی باہر نہیں آسکتی اور اس کی کشش ثقل اتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ اردگرد کے ستاروں تک کو کھینچ کر ہڑپ کر جاتا ہے۔رہی الیکٹران کے مادہ کی بات۔ تو یوں سمجھیں الیکٹران میں مادہ نام کی کوئی چیز جیسے ہے ہی نہیں۔گرام کے سکیل پر اگر الیکٹران کا وزن کرنا چاہیں تو اعشاریہ کے بعد 27 صفر لگانے سے جو رقم بنے گی جس کا کوئی نام کسی گنتی میں نہیں ہے وہ الیکٹران کا وزن ہے۔پروٹان اور نیوٹران کا وزن تو ہے مگر کتنا؟ ایٹم کا سائز آپ اوپر دیکھ ہی چکے ہیں۔پروٹان اور نیوٹران دونوں میں سے ہر ایک ایٹم کے ایک لاکھویں حصہ کے برابر ہے اور الیکٹران آگے پروٹان اور نیوٹران میں سے ہر ایک کا 1839 واں حصہ! تو یہ ہیں وہ چھوٹی چھوٹی اینٹیں جن سے ہماری اتنی وسیع کائنات تعمیر کی گئی ہے۔لیکن ٹھہریئے۔یہیں بات ختم نہیں ہوتی۔ جس طرح ایٹم کا چھوٹا سا بنیادی ذرہ تین چھوٹے ذروں کا مجموعہ ہے اسی طرح آگے پروٹان اور نیوٹران بھی مزید چھوٹے ذرات کا مجموعہ ہیں جنہیں کوآرکس QUARKS کہا جاتا ہے۔ہر ایک پروٹان اور نیوٹران میں تین تین QUARKS ہوتے ہیں۔ان QUARKS کو مختلف تناسب سے آپس میں ملا کر پروٹان اور نیوٹران سے مختلف ذرات بھی بنائے جاسکتے ہیں جو عام طور پر قدرت میں نہیں پائے جاتے۔لیکن ایک سیکنڈ کے کچھ حصہ کے وقت کے اندر اندر یہ نئی قسم کے ذرات ٹوٹ پھوٹ کر پھر واپس پروٹان اور نیوٹران میں تبدیل ہو جاتے ہیں کچھ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ QUARKS آگے مزید اور چھوٹے ذرات کا مجموعہ ہیں لیکن اس گہرائی تک ابھی سائنسدان مشاہدہ نہیں کر سکے۔ ان کی الیکٹران خوردبین QUARKS سے آگے نہیں دیکھ سکتی۔

بہرکیف ایک طرف ستاروں اور کائنات کی بے پایاں وسعتیں اور ان میں جاری کامل واکمل قوانین قدرت جو کبھی بھول چوک اور خطا نہیں کرتے اور کبھی حوادث برپا نہیں ہوتے۔اجرام فلکی میں سے ہر ایک اپنی طبعی عمر پوری کرنے کے بعد ختم ہوتا ہے۔دوسری طرف ذرات کے اندر کی باریک در باریک پنہائیاں اور اٹل قوانین قدرت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دنیا کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے ایٹم کے مرکزے کے اندر موجود پروٹان اور نیوٹران کے اندر مخفی وہ طاقت جسے نیوکلیئر توانائی کہا جاتا ہے ہی دراصل وہ طاقت ہے جس کے نتیجہ میں کائنات کے تمام سورج توانائی حاصل کرتے ہیں اور اپنی توانائی سے اس تمام کائنات کو آباد کئے ہوئے ہیں۔اگر ایٹم نہ ہوتا تو کائنات نہ ہوتی۔اتنی بڑی وسیع وبسیط کائنات کی بنیادی اینٹ کتنی چھوٹی ہے! کیا اب بھی کسی خالق حقیقی کے وجود کی دلیل باقی ہے؟

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 33546 میں امتہ السمیع زوجہ وقار احمد صاحب قوم میکن پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خضر ٹاؤن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔2۔ زیور طلائی 3 تولہ مالیتی -/18500 روپے۔3۔چاندی کا سیٹ مالیتی -/500 روپے۔4۔پازیب کا سیٹ مالیتی -/300 روپے۔5۔ جرمنی کلائی انداز اً مالیتی -/400 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3700 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امتہ السمیع نور منزل خضر ٹاؤن علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 1 وقار احمد خضر ٹاؤن علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر 2 اوصاف احمد وصیت نمبر 25159

مسل نمبر 33547 میں ایاد کمال عودہ ولد کمال الدین عودہ صاحب قوم عودہ عربی پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/DM2500 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ایاد کمال عودہ ساکن جرمنی گواہ شد نمبر 1 زاہد حسین مغل ساکن جرمنی گواہ شد نمبر 2 خواجہ عبدالمنان ساکن جرمنی

مسل نمبر 33548 میں شیخ عبدالودود ولد مکرم شیخ Safaruddin صاحب پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-10-1997 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/TK 2070 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شیخ عبدالودود بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد مطیع الرحمٰن 4۔بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 محمد شہاب الدین 4۔بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش

مسل نمبر 33549 میں محمد عبدل حسین ولد انصار علی صاحب پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت 1973ء ساکن راجشاہی بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین واقع Koldiar برقبہ 34 ڈیسمل مالیتی -/TK.50000 ۔2۔گھریلو استعمال کی اشیاء مالیتی -/TK.30000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/TK. 80000 ۔اس وقت مجھے مبلغ 8530 ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/2400 ٹکہ سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد عبدل حسین ساکن راجشاہی بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ایم ڈی شوکت علی ساکن Koldiar بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 شاہ محمد عبدالغنی 4۔بخشی بازار روڈ ڈھاکہ بنگلہ دیش

مسل نمبر 33550 میں محمد حسن ولد مکرم جناب بدرالدین صاحب مرحوم پیشہ ملازمت عمر 41 سال

بیعت 1961ء ساکن چٹاگانگ بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-7-1995 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3600 .TK ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد حسن چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 محمد مسعود الحق چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 محمد مزمل حق چٹاگانگ بنگلہ دیش

مسل نمبر 33551 میں نورالدین امجد ولد مکرم ابوالہاشم خان چوہدری پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت 30-4-1988 ساکن ڈھاکہ بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-3-1992 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زرعی زمین برقبہ 24 ڈیسمل ..... -2- بینک بیلنس TK.20879855- 3- فکس ڈیپازٹ TK61911- 4- آئی سی بی یونٹ سرٹیفیکیٹ TK7000- 5- انشورنش پالیسی TK50000/- اس وقت مجھے مبلغ 5000+1421.45 ٹکہ ماہوار بصورت پنشن + ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نورالدین امجد مکان نمبر 676 روڈ نمبر 32 دھان منڈی ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالسلام خان دھان منڈی ڈھاکہ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 عبدالاول خان وصیت نمبر 25186

بقیہ صفحہ 4

لالی صاحب :- کالج کے دوران بے شمار واقعات ایسے ہیں جنہیں بھلایا نہیں جاسکتا۔ لیکن ایک واقعہ ایسا ہے جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ اور وہ یہ ہے کہ کالج میں چنیوٹ کی والی بال اور ٹی۔ آئی کالج کی ٹیم کا میچ ہو رہا تھا۔ محترم میاں صاحب کھلاڑیوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ میاں صاحب میچ دیکھنے کیلئے پہنچ گئے۔ سوئے اتفاق سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کے درمیان تلخی پیدا ہو گئی اور اچانک نوبت لڑائی تک پہنچ گئی۔ محترم میاں صاحب نے باآواز بلند اپنے لڑکوں سے کہا کہ لڑنا نہیں۔ میاں صاحب کی فوری مداخلت پر لڑائی ختم ہو گئی۔ اس لڑائی میں زیادتی ربوہ کے کھلاڑیوں کی بجائے چنیوٹ کے دو تین نوجوانوں کی تھی جو تماشائی تھے۔ محترم میاں صاحب چنیوٹ کے کھلاڑیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے معذرت کی اور ان کی ہر طرح سے دلجوئی فرمائی۔ اس اثناء میں ایک غیر ذمہ دار نوجوان نے کہا ہم پرچہ دیں گے اور قانونی کارروائی کریں گے۔ محترم میاں صاحب نے کمال شفقت اور بردباری کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہے آپ بے شک کریں لیکن ٹی آئی کالج آپ کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کرے گا کیونکہ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ میاں صاحب کے ان الفاظ کے بعد چنیوٹ کے کھلاڑیوں کا تمام غصہ کافور ہو گیا اور کشیدگی محبت کی فضا میں بدل گئی۔

ظفر :- آپ اس علاقہ کے معروف اور بااثر لالی خاندان کے فرد ہیں۔ کیا آپ اس امر پر بھی روشنی ڈالنے کی پوزیشن میں ہیں کہ محترم صاحبزادہ صاحب کالج کے علاوہ اس علاقہ کے عوام و خواص سے بھی ربط و تعلق رکھتے تھے؟

لالی صاحب :- محترم میاں صاحب کی کالج میں لامتناہی مصروفیات کے باوجود آپ کے اس علاقہ کے خاص و عام سے ذاتی مراسم تھے اور وہ ہمیشہ اس علاقہ کی فلاح و بہبود، اقتصادی و سماجی ترقی میں کوشاں رہتے تھے۔ اس ضمن میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان کے سماجی روابط کسی ایک شخص کے گرد نہیں گھومتے تھے بلکہ وہ تمام طبقوں اور گروپوں سے مساوی رابطہ رکھتے تھے۔ ان کے روابط اتنے مخلصانہ اور روادارانہ ہوتے تھے جس کے باعث علاقہ بھر میں ایک ایسا غیر متعصبانہ ماحول پیدا ہوا جس نے نفرت اور تعصب کی سوچ کو مکمل طور پر ختم کر دیا جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ کبھی بھی فرقہ وارانہ کشیدگی کا مرکز ربوہ کا گردونواح نہیں رہا بلکہ اگر کبھی بدقسمتی سے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوئی بھی تو ربوہ کے نواح کے لوگوں نے مجموعی طور پر شرپسندی کی بجائے امن پسندی اور مثبت ردعمل کا اظہار کیا جس کی اصل وجہ صاحبزادہ صاحب کے ہر طبقہ کے لوگوں سے ذاتی روابط تھے۔

ظفر :- میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے کافی وقت دیا ہے۔ اب جمعہ کی نماز کا وقت ہے اس لئے مجبوراً یہ گفتگو ختم کرنی پڑ رہی ہے۔ اگر زندگی ہوئی تو پھر مزید باتیں ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

لالی صاحب :- آپ میرا شکریہ ادا کر رہے ہیں حالانکہ شکریہ تو مجھے ادا کرنا چاہئے تھا جنہوں نے مجھے اپنے محسن استاد (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) کا ذکر خیر کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ شکریہ۔ (ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر ص 285 تا 288)

اطلاعات و اعلانات

ہیپاٹائٹس بی کے حفاظتی ٹیکے

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے مورخہ 23-24-25 اگست فضل عمر ہسپتال میں انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ جن احباب نے پہلا یا دوسرا انجکشن لگوالیا ہے وہ اسی تاریخ کو انجکشن لگوانے کے لئے تشریف لائیں نیز جو احباب اس سے قبل ویکسینیشن شروع نہیں کروا سکے اور اب خواہش مند ہیں وہ 23 تا 25 اگست کسی روز بھی تشریف لا کر انجکشن لگوا سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا وقار بیگ صاحب وفاقی کالونی لاہور کی اہلیہ محترمہ نفیسہ وقار صاحبہ بیمار ہیں۔ اپریشن متوقع ہے شیخ زید ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ گن آباد لاہور شدید بیمار ہیں اور شیخ زید ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب ولد غلام احمد صاحب مرحوم محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ گھٹنوں اور جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرحمن دارالعلوم غربی لکھتے ہیں کہ میری نانی جان مکرمہ سعیدہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم انتصار اللہ خان صاحب مرحوم دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ 31 جولائی 2001ء بروز پیر POF ہسپتال واہ کینٹ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بیت مہدی میں عصر کی نماز کے بعد مکرم عبدالماجد صدیقی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ پھر عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 75 سال تھی۔ آپ نہایت دعا گو اور نیک خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے۔

مکرم نورالدین باجوہ صاحب دارالیمن وسطی ربوہ مورخہ 14- اگست 2001ء بعمر 65 سال وفات پا گئے اسی روز بعد نماز مغرب جنازہ کے بعد قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے والد حسن دین باجوہ صاحب درویش قادیان تھے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

عزیزہ مکرمہ قیصرہ خانم صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب صدر جماعت چک نمبر 2/T.DA و ناظم انصار اللہ ضلع خوشاب کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم مظفر احمد صاحب ولد رانا بشیر احمد خاں صاحب سویڈن مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 5-8-2001 کو بعد نماز ظہر پڑھا۔ دونوں عزیزان مکرم ناصر احمد بہادر شیر صاحب مرحوم کے نواسی نواسہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

آنکھوں کا عطیہ دینا صدقہ جاریہ ہے

اعلان داخلہ برائے

فرسٹ ایئر کلاس

فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نیشنل کالج ربوہ میں ICS اور F.Sc. - Eco, Math, Stat اور Math Phy, Stat کے Combinations کے ساتھ داخلہ کے لئے درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ 20 اگست ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتری اوقات میں کالج ہذا کے دفتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

داخلہ و انٹرویو کا شیڈول

(1) ICS-21 اگست بروز منگل صبح 9-00 بجے طالبات۔ صبح 11-00 بجے طلباء

(2) F.Sc- 22 اگست بروز بدھ صبح 9-00 بجے طالبات۔ صبح 11-00 بجے طلباء۔

کلاسز کا آغاز یکم ستمبر 2001ء سے ہوگا۔

اگر آپ ریگولر کلاسز کے ساتھ ساتھ اپنی شخصیت کی مجموعی تعمیر اور انگلش بولنے میں مہارت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ٹیوشن کے اضافی بوجھ سے بچنا چاہتے ہیں تو نیشنل کالج کا انتخاب کیجئے۔ نیز 650 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو فیس میں 50 فیصد رعایت دی جائے گی۔

نیشنل کالج

23- شکور پارک ربوہ- فون 212034

خبریں

ربوہ: 17- اگست گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 18- اگست - غروب آفتاب: 6-62
اتوار 19- اگست - طلوع فجر: 4-05
اتوار 19- اگست - طلوع آفتاب: 5-33

عوام نیا نظام کامیاب بنائیں صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ضلعی نظام حکومت سے ملک میں عوام کی حالت بہتر ہوگی اور تمام اختیارات عوام کے پاس ہوں گے- انہوں نے کہا اب آپ کی بہتری کے لئے تمام منصوبے ضلع کی سطح پر بنیں گے اور خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت تمام فنڈ ضلعی ناظمین کو دیئے جائیں گے- جو عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے بنائیں گے- اس لئے عوام کو چاہئے کہ نیا نظام کامیاب بنائیں-

ناظمین اپنی ترجیحات کا تعین کریں صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ نئے ضلعی نظام میں نو منتخب ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلرز کا کردار بہت اہم ہے- انہیں عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنی ترجیحات کا تعین کرنا ہے اور اپنی کارکردگی سے اس نظام کو نہ صرف کامیاب کرنا ہے بلکہ عوام کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے پاکستان کو مضبوط مستحکم اور خوشحال بنانا ہے- اس امر کا اظہار انہوں نے ایوان اقبال میں انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق دو روزہ نمائش کی افتتاحی تقریب کے اختتام پر لاہور کے ناظم میاں عامر محمود اور نائب ناظم فاروق امجد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا-

آئندہ کرنسی اکاؤنٹ منجمد نہیں ہوں گے
صدر مملکت جنرل مشرف نے آئی ٹی ایکسپورٹ 2001ء کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سافٹ ویئر کمپنیوں اور تاجروں سے کہا کہ وہ پاکستان میں زر مبادلہ لائیں- انہوں نے کہا میں گارنٹی دیتا ہوں کہ آئندہ فارن کرنسی اکاؤنٹس منجمد نہیں کئے جائیں گے

پاکستان سے مذاکرات کے لئے خاکہ تیار
بھارت کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ بھارت نے پاکستان سے دوسرے دور کی بات چیت کے لئے خاکہ تیار کرلیا ہے- اگرچہ ابھی تک تاریخیں طے نہیں ہوئیں- انہوں نے کہا کہ بھارت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ آئندہ بات چیت موثر ہونی چاہئے تاکہ آپس کے تعلقات میں واقعتاً بہتری آئے-

پاکستان شملہ سمجھوتے اور اعلان لاہور کا احترام کریگا دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت شملہ سمجھوتے اور اعلان لاہور کے ساتھ ساتھ سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عملدرآمد کے قانونی طور پر پابند ہیں جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ اعلان لاہور اور شملہ سمجھوتے کا احترام کرے گا بھارت کی بھی ذمہ داری ہے وہ بھی عملدرآمد کرے

بھارت کی اسلحہ فیکٹری میں دھماکہ 30 ہلاک
تامل ناڈو میں دھماکہ خیز مواد کی سرکاری فیکٹری میں دھماکے سے 30 افراد ہلاک ہوگئے- دارالحکومت مدراس سے 90 میل مغرب میں کٹ پاڑی کے مقام پر واقع کمپنی کے گودام میں دھماکہ ہوا جس سے عمارت تباہ ہوگئی اور چھت نیچے آ گری- اس وجہ سے 30 افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے-

روڈ میپ کافی نہیں امریکہ نے کہا ہے کہ صدر جنرل مشرف کی طرف سے ملک میں جمہوریت کے سلسلے میں روڈ میپ کا اعلان کافی نہیں- پاکستان سے اس وقت تک پابندیاں ختم نہیں کی جائیں گی جب تک وہاں ایک منتخب حکومت قائم نہیں کی جائے گی-

یاسر عرفات حد سے آگے نہ بڑھیں اسرائیلی وزیر دفاع نے دھمکی دی ہے کہ اگر قریبی یہودی بستی پر فلسطینیوں کی فائرنگ جاری رہی تو اسرائیلی فوجیں فلسطینیوں سے دوسرے خود مختار شہر بیت جالا پر بھی قبضہ کر لیں گی- اس لئے یاسر عرفات حد سے آگے نہ بڑھیں-

ضلعی حکومتوں کا قیام اور سرکاری دفاتر بند
ضلعی حکومتوں کے قیام کا اعلان ہوئے 72 گھنٹے ہو چکے ہیں لیکن بعض محکموں میں تاحال کوئی نوٹیفکیشن نہیں آیا جس کی وجہ سے متعلقہ محکموں کے افسروں کے ساتھ عوام بھی پریشانی اور ابہام کا شکار ہیں- سب سے زیادہ تکلیف دہ صورتحال ضلع کچہری میں دیکھی گئی جہاں بے شمار سائل پریشانی میں پھرتے رہے-

دو کمروں میں تعلیمی ادارے اور معیار تعلیم
عدالت عالیہ لاہور کے مسٹر جسٹس کرامت نذیر نے قرار دیا ہے کہ حکومت نے نام نہاد تعلیمی اداروں کو 2'2 کمروں میں تعلیمی ادارے کھولنے کی اجازت دے کر تماشا لگا دیا ہے اس سے تعلیم کا بیڑہ غرق ہو چکا ہے-

حقیقی جمہوریت اور غریبوں کا حق صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ نئے نظام سے حقیقی جمہوریت بحال ہو گی اور غریبوں کو ان کا صحیح حق ملے گا- ماضی میں کسی حکومت نے غریب کی حالت سنوارنے کے لئے کام نہیں کیا-

بحالی جمہوریت کا روڈ میپ مسترد بحالی جمہوریت کے اتحاد اے آر ڈی نے صدر جنرل مشرف کی جانب سے بحالی جمہوریت کے روڈ میپ کو ناقابل عمل قرار دیتے ہوئے اسے مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ حکمران جلد ہی قومی نگران حکومت قائم کرے- آزاد اور خود مختار الیکشن کمیشن تشکیل دے کر عام انتخابات کروائے فوج بیرکوں میں واپس چلی جائے-

سونی کمپنی کے منظور شدہ ڈیلر سونی ٹی وی کی
تین سالہ گارنٹی کے ساتھ ویژن الیکٹرونکس
کچہری روڈ گجرات پروپرائٹر- منیر احمد
فون شوروم 0433-512151

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی- اسلام آباد
بلال انٹرپرائزز
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

ضروری اطلاع
الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ 26 اگست بروز اتوار سے کھل رہی ہے تمام والدین سے گزارش ہے کہ وقت کی پابندی کریں اور بچوں کی غیر حاضری سے اجتناب کریں
پرنسپل الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ

خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں
سعید اللہ خان 213207

دانتوں کے ماہر معالج
مشورہ مفت
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ- فون نمبر 213218

SAIGAL SONS
CLEARING & FORWARDING AGENT
SAIGAL SONS
Z.N. TRADING
Z.N. TRADING (SINGAPORE) PTE LTD

SAIGAL SONS
4th Floor, Room # 6,
Noman Tower,
Marston Road,
Karachi-Pakistan.
Tel: 7736559, 7732860, 7731692
Fax: (92-21) 7720723

Z.N. TRADING
75 High Street No. 05-02,
Wisma Sugnomal
Singapore, 179435
Tel: 338 3861, 338 9679
Fax: 338 3862
E-mail: sidra@singnet.com.sg
Website: http://zntrade.hypermart.net/

بچوں کے لئے مفید کیور یٹو ادویات

① BABY TONIC	20/-	بچوں کی کمزوری، سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکلیف کے لئے کامیاب دوا ہے
② BABY POWDER	15/-	بچوں میں تے اور دستوں کے لئے مفید ہے
③ BABY GROWTH COURSE	50/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دوا ہے-
④ DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا، جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے-
⑤ PICA COURSE	35/-	بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے
⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE	35/-	بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ